عزاداری کے متعلق چالیس حدیثیں

حرارت عشق حسینؑ

قَالَ رَسُوْ لُ اللہ ﷺ:اِنَّ لِقَتْلِ الْحسینؑ حَرَارَة فِیْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِیْنَ لَاتَبْرَدُ اَبَداً

(١)پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا :مومنین کے دلوں میں امام حسینؑ کی شہادت کی ایسی حرارت ہے جو کبھی خاموش نہ ہوگی دنیا میں کئی انقلاب آئے اور آج کتابوں میں ان کا صرف نام باقی ہے جبکہ عملی طور پر آثار نہیں ملتے۔ واقعہ کربلا ایک ایسا واقعہ ہے جسے ہزاروں سال گزر گئے ہیں لیکن آج بھی زندہ و جاوید ہے دشمن نے بڑی کوشش کی لوگ کربلا کو بھول جائیں لیکن یہ ایک زندہ معجزہ ہے کہ عشق حسینؑ میں اضافہ ہو رہا ہے۔

عاشورا، غم کا دن

قَالَ الرَّضٰاؑ: مَنْ کَانَ یَوْمُ عٰاشُوْرَا یَوْمَ مُصِیْبَتِهِ وَحُزْنِهِ وَبُکٰائِهِ جَعَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ یَوْمَ الْقِیٰامَةِ یَوْمَ فَرَحِهِ وَسُرُوْرِهِ

(٢) امام رضاؑ نے فرمایا: جو شخص عاشورا کے دن مصیبت اور حزن کی حالت میں رہے تو خداوند عالم ایسے شخص کے لئے روز قیامت خوشی وخرم قرار دیگا یعنی اس دن وہ شخص خوشحال ہوگا۔ رسول خداؐ نے فرمایا کہ حسینؑ مجھ سے ہے اور میں حسینؑ سے ہوں ایک اور جگہ فرمایا: اللہ اس شخص سے محبت کرتا ہے جو حسینؑ سے محبت کرےاب امام حسینؑ سے محبت کا تقاضا یہ ہے کہ حسینؑ کا غم ہمارا غم، حسینؑ کی خوشی ہماری خوشی، ولادت ہوتو خوشی منائیں اور عاشورا آئے تو غم واندوہ کی حالت میں رہیں، لہذا عاشورا کے دن غمگین آنکھ روز قیامت خوشحال ہوگی۔

(٣)محرم، ماہ سوگواری

قَالَ الرَّضٰا: کَانَ اَبِیْ اِذَا دَخَلَ شَهْرُ الْمُحَرَّمِ لاٰ یُرٰی ضَاحِکًا وَکَانَتِ الْکِابَه تَغْلِبُ عَلَیْهِ حَتّٰی یَمْضِیَ مِنْهُ عَشْرَة اَیَّامٍ ،فَاِذَا کَانَ الْیَوْمُ الْعٰاشِرُ کَانَ ذٰلِکَ الْیَوْمُ یَوْمَ مُصِیْبَتِهِ وَحُزْنِهِ وَبُکٰائِهِ ....

(٤) امام رضاؑ: نے فرمایا:جب محرم کا مہینہ آتا تو میرے والد محترم امام موسی کاظمؑ کو کوئی ہنستے نہیں دیکھتا بلکہ غم کی حالت میں رہتے اور جب دس محرم کا دن آتا تو سارا دن آہ وبکا اور رونے میں گذرتا تھا۔

امام خمینیؒ فرماتے ہیں: اسلام محروصفر کی وجہ سے زندہ ہے، خود اہل بیتؑ نے محرم میں عملی طور پر لوگوں کو بتایا کہ یہ غم کا مہینہ ہے۔

قیامت کے دن وہ آنکھیں

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ؐ :یٰا فَاطِمَةُ ! کُلُ عَیْنٍ بٰاکِیَة یَوْمَ الْقِیٰامَةِ اِلَّا عَیْن بَکَتْ عَلٰی مُصٰابِ الْحسینؑ فَاِنَّھٰا ضٰاحِکَة مُسْتَبْشِرَة بِنَعِیْمِ الْجَنَّةِ.

(۵) پیغمبر اکرمؐ فرماتے ہیں: اے فاطمه! روز قیامت غم حسینؑ میں رونے والی آنکھ کے علاوہ ہر آنکھ روئے گی بلکه ایسی آنکھ خوشحال ہوگی اور اسے جنت کی نعمتوں کی بشارت دی جائے گی۔ روایت میں ملتا ہے جو شخص خود روئے یا رولائے یا رونے جیسی شکل بنائے خداوند عالم سب کو ثواب عطا کرتا ہے۔ روز قیامت حشرو نشر کا وقت ہوگا۔ دوسری آنکھیں روئیں گی لیکن غم حسینؑ میں رونے والی آنکھ مسرور ہوگی۔

سوگ حضرت امام حسینؑ

عَنْ الصَّادِقِ عَلَیْہِ السَّلاٰم : نِیْحَ عَلَی الْحسینؑ بْنِ عَلِیٍّ سَنَة فِیْ کُلِّ یَوْمٍ وَلَیْلَةٍ وَثَلاٰثَ سِنِیْنَ مِنَ الْیَوْمِ الَّذِیْ اُصِیْبُ فِیْہِ

(٦) حضرت صادقؑ فرماتے ہیں: پورا ایک سال دن رات امام حسینؑ کے لئے نوحه خوانی ہوئی اور روز شہادت سے لےکر تین سال تک سوگواری برپا رہی۔ اس حدیث میں امامؑ بیان فرما رہے ہیں نوحه خوانی اور ماتم داری آج شروع نہیں ہوئی بلکه شہادت کے فوراً بعد عزاداری کے مراسم برپا ہوئے تاکه لوگ یه نه سمجھیں که عزاداری ونوحه خوانی بعد کی ایجاد ہے بلکه اس کی بنیاد خود اہل بیتؑ نے رکھی ہے۔

عزاداری کے لئے خرچ کرنا

قَالَ الصَّادِقُ: قَالَ لِیْ اَبِیْ : یٰا جَعْفَرُ ! اَوْقِفْ لِیْ مِنْ مٰالِیْ کَذَا وَکَذَا النَّوٰادِبَ تَنْدُبُنِیْ عَشْرَ سِنِیْنَ بِمِنٰی اَیَّامَ مِنٰی.

(۷) امام صادقؑ فرماتے ہیں: میرے والد امام باقرؑ نے فرمایا: اے جعفر! اپنے مال سے اتنی مقدار مال نوحه خوانوں کے لئے وقف کرو تاکه لوگ حج کے دوران منی میں دس سال تک سوگ منائیں ۔ اس حدیث سے یه ملتا ہے که اگر عزاداری پر خرچ کرنا پڑے تو درایغ نه کرو، لہذا پہلے خود امامؑ نے کچھ مال عزاداری اور نوحه خوانوں پر وقف کرکے بتایا که تم بھی ذکر حسینؑ پر مال خرچ کرنے سے کنجوسی نه کرو بلکه عزاداری عبادت ہے اور عبادت پرخرچ کرنے سے ثواب ملتا ہے، قیامت کے دن یہی مال کام آئے گا۔

روایتی نوحه خوانی

عَنْ اَبِیْ ھٰارُوْنَ الْمَکْفُوْفِ قَالَ :دَخَلْتُ عَلٰی اَبِیْ عَبْدِاللّٰہِ عَلَیْہِ السَّلاٰمُ فَقَالَ لِیْ: اَنْشِدْنِیْ فَاَنْشَدْتُہُ فَقَالَ: لَا۔ کَمٰا تُنْشِدُوْنَ وَکَمٰا تَرْثِیْہِ عِنْدَ قَبْرِہِ ...

(۸) ابو ہارون مکفوف نے کہا: میں امام صادقؑ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے مجھ سے اشعار پڑھنے کی فرمائیش کی میں نے شعر پڑھے لیکن آپ نے فرمایا، اس طرح نہیں ! بلکه جس طرح تم اپنے لئے اشعار پڑھتے ہو اور جس طرح تم امام حسینؑ کی قبر پر مرثیه خوانی کرتے ہو ۔

اس حدیث سے یه معلوم ہوتا ہے که عزاداری میں شعر پڑھنے میں بھی کوئی حرج نہیں بلکه اس سے احساسات میں شدت بڑھتی ہے اس کے علاوه خود امام صادق۔ نے عزاداری کا انتظام کیا اور غم حسینؑ میں شعر پڑھنے کا حکم دیا۔

امام حسینؑ کے لئے اشعار پڑھنے کا ثواب

قَالَ الصَّادِقُ: مٰا مِنْ اَحَدٍ قَالَ فِیْ الْحسینؑ شِعْراً فَبَکَی وَاَبْکٰی بِهِ اِلَّا اَوْجَبَ اللّٰهُ لَهُ الْجَنَّة وَغَفَرَ لَهُ

(۹) امام صادقؑ فرماتے ہیں: جو شخص غم حسینؑ میں اشعار پڑھے اور اس سے روئے اور دوسروں کو بھی رولائے تو خدا وند عالم ایسے شخص پر جنت واجب کرتا ہے اور اسے بخش دیتا ہے۔ امام حسینؑ کے غم میں اشعار پڑھنا یا دوسروں کو ان کے غم میں رلانا جنت کا باعث ہے اور انسان کے تمام گناہ بخش دیئے جاتے ہیں یاد رہے۔

مدح اہل بیت

قَالَ الصَّادِقُ: مَنْ قَالَ فِیْنَا بَیْتَ شِعْرٍ بَنَی اللّٰهُ لَهُ بَیْتاً فِیْ الْجَنَّةِ .

(۱۰)امام صادقؑ: فرماتے ہیں: جو شخص ہم اہل بیتؑ کے لئے ایک شعر پڑھے، خداوند عالم اسے جنت میں ایک گھر عطا کرے گا۔ اس حدیث میں امام کا یہ بتانا کہ غم حسینؑ میں اگر خلوص سے ایک شعر بھی پڑھا جائے تو جنت ملتی ہے۔ بعض لوگ کمیت کو دیکھتے اور کیفیت کو نہیں جانتے، خدا وند عالم عمل احسن یعنی بہترین عمل چاہتا ہے اسے ایسا عمل کثیر بھی پسند نہیں جس میں خلوص نہ ہو۔ لہذا ایک شعر پڑھ کر یہ نہ سمجھ لینا کہ اس کی کوئی اہمیت نہیں بلکہ یہ ایک شعر جنت میں لے جائے گا۔

اہل بیتؑ کے مدح خوان

قَالَ الصَّادِقُ عَلَیْهِ السَّلاٰمُ :اَلْحَمْدُ لله الَّذِیْ جَعَلَ فِیْ النَّاسِ مَنْ یُفِدُ اِلَیْنَا وَیَمْدَحُنَا وَیَرْثِیْ لَنَا .

(۱۱) امام صادقؑ فرماتے ہیں: خدا کا شکر ہے کہ اس نے لوگوں میں سے کچھ ایسے مدح خوان قرار دئے جو ہم اہل بیت کے پاس آتے ہیں اور مرثیہ خوانی کرتے ہیں۔ سب سے پہلے ہم اس بات پر خدا کا شکر ادا کرتے ہیں کہ اس نے ہمیں اہل بیتؑ کے ماننے والوں میں قرار دیا اور خدا کی طرف سے ہمارے لئے یہ ایک بڑی نعمت ہے، لہذا اس نعمت کی قدر کرنا ہماری ذمہ داری ہے۔

ایام محرم میں اشعار پڑھنا

قَالَ الصَّادِقُ عَلَیْهِ السَّلاٰمُ :یٰا دِعْبَلُ ! اُحِبُّ اَنْ تَنْشِدَنِی شِعْراً فَاِنَّ هٰذِهِ الْاَیَّامَ اَیَّامُ حُزْنٍ کَانَتْ عَلَیْنَا اَهْلَ الْبَیْتِ عَلَیْهِمُ السَّلاٰمُ .

(۱۲) امام صادقؑ نے دعبل شاعر سے فرمایا: اے دعبل! مجھے غم حسینؑ کے اشعار پسند ہیں کیونکہ یہ دن ہم خاندان اہل بیتؑ کےلئے غم و اندوہ کے دن ہے، اہل بیتؑ کی مدح میں اشعار پڑھنے کی بڑی تاکید کی گئی ہے اور پڑھنے والے کی بڑی اہمیت ہے لیکن یاد رکھو! عزاداری ہو یا ماتم داری شعر ہو یا نثر، غنا کی طرز پر نہ پڑھنا کیونکہ غنا حرام ہے، بعض اوقات گانوں کی طرز پر پر نوحہ خوانی

ہوتی ہے جو اسلام میں جائز نہیں ہے۔ حتیٰ قرآن کو غنا کی طرز پر پڑھنا حرام ہے، البتہ خوش لحن افراد موجود ہیں جو پڑھتے ہیں لیکن غنا نہیں لہذا یہ افراد مستثنیٰ ہیں۔

مرثیہ خوانی اہل بیت کی نصرت ہے

عَنِ الرِّضَا :یٰا دِعْبَلُ ! اِرْثِ الْحسینؑ عَلَیْہِ السَّلاٰمُ فَاَنْتَ نَاصِرُنَا وَمَادِحُنٰا مٰا دُمْتَ حَیّاً فَلاٰ تُقْصِرْ عَنْ نَصْرِنَا مٰا اسْتَطَعْتَ .

(۱۳) امام رضا علیہ السلام نے فرمایا: اے دعبل! حسین بن علیؑ کے لئے مرثیہ پڑھو ،تم جب تک زندہ ہو ہمارے مددگار اور مدح خوان رہو اور جتنا ممکن ہوسکے ہمارے ذکر سے کوتاہی نہ کرو۔ اس حدیث میں امام رضاؑ فرما رہے ہیں امام حسینؑ کی عزاداری کے لئے مرثیہ خوانی کرنا درحقیقت اہل بیت کی نصرت ہے۔ مدح خوان اہل بیت کا مددگار اور ناصر ہوتا ہے۔

خوشی اور غم

قَالَ عَلِیّ عَلَیْہِ السَّلاٰمُ اِنَّ اللّٰہَ ... اِخْتَارَ لَنَا شِیْعَة یَنْصُرُوْنَنَا وَیَفْرَحُوْنَ بِفَرْحِنَا وَیَحْزَنُوْنَ لِحُزْنِنَا

(۱٤) علی علیہ السلام فرماتے ہیں: خدا وند عالم نے ہمارے لئے شیعہ لوگوں کو ہماری مدد کے لئے انتخاب کیا جو کہ ہماری خوشی میں خوشحال اور غم میں غمگین ہوتے ہیں۔ ہم پہلے بیان کرچکے ہیں کہ ہمیں سب سے بڑا افتخار یہ ہے کہ آل محمدؐ کے ماننے والوں میں سے ہیں امام اس حدیث میں ہماری طرف سے ان کے ذکر کرنے کو ان کی مدد فرمایا . ہم اہل بیت کی کیا مدد کرسکتے ہیں ؟شیعہ کی خوبی یہ ہے کہ وہ اہل بیت کے غم کو غم اور خوشی کو خوشی سمجھتے ہیں، جیساکہ انہوں نے فرمایا کہ غم کا دن ہے تو یہ دن ہمارے لئے غمگین ہوگا اور جس دن خوشی ہو اسی دن ہم بھی خوش ہوتے ہیں۔

عبرت آموزشہادت

.قَالَ الْحسین عَلَیْہِ السَّلاٰمُ اَنَا قَتِیْلُ الْعِبْرَةِ لاَیَذْکُرُنِیْ مُوْمِن اِلَّا بَکٰی

(۱۵) حضرت امام حسینؑ فرماتے ہیں: میں عبرت آموز مقتول ہوں اور ہر مومن مجھ پر میری مصیبت کے لئے روئے گا۔ آپ کی شہادت ایک عبرت ناک شہادت ہوئی۔ کربلا کے صحرا میں اہل بیتؑ اور اہل وعیال سمیت بھوکے پیاسے شہید ہوئے۔ علی اصغر کی شہادت کتنی عبرت ناک ہے۔ عصر عاشورا کو حسینؑ کی شہادت کے بعد خیام کو آگ لگائی گئی۔ چادریں لوٹی گئیں۔

آنسو کا ایک قطرہ

قَاَلَ الْحسینؑ عَلَیْہِ السَّلاٰمُ: مَنْ دَمِعَتْ وَعَیْنَاہُ فِیْنَا قَطَرَة بَوَّاہُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ الْجَنَّةَ .

(١٦)   حسین بن علی علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص ہماری مصیبت پر آنسو کا ایک قطرہ بہائے خدا وند عالم اسے جنت نصیب فرمائےگا۔ اس حدیث میں امام حسینؑ کے غم میں آنسو کا ایک قطرہ بہانے والے کا ثواب جنت ہے، اس میں کوئی شک نہیں کہ تم کو غم حسینؑ میں آنسو بہانےکا بہت ثواب ملتا ہے لیکن یاد رکھو! خدا خالص غم کو پسند کرتا ہے ریا کاری دکھاوا ثواب کو ختم کردیتے ہیں، آج بھی ہمارے معاشرے میں اگر کوئی دس محرم کے دوران مرجائے تو دفن کردیتے ہیں اور فاتحہ کے مراسم دس محرم کے بعد برپاہوتے ہیں، یعنی لوگ اپنے غم پر حسینؑ کے غم کو مقدم جانتے ہیں۔

عزاداری کا ثواب

قَالَ عَلِیُّ بْن الْحسینؑ السَّجَّادِ عَلَیْهِ السَّلاٰمُ :اَیُّما مُوْمِن دَمِعَتْ عَیْنٰاهُ لِقَتْلِ الْحسینؑ وَمَنْ مَعَهُ حَتّیٰ یَسِیْلَ عَلٰی خَدَّیْهِ بَوَّاهُ اللّٰهُ فِیْ الْجَنَّةِ غُرَفاً.

(١٧)   امام سجاد علیہ السلام فرماتے ہیں: ہر وہ مومن جو امام حسینؑ اور آپ کے شہداء کے غم میں روئے تو خداوند عالم اس کے بدلے اسے جنت میں ایک مقام عطا کرے گا۔اس دوسری حدیث میں بھی آنسو بہانے کے ثواب کے بارے میں بیان ہوا ہے کہ جس شخص کا صرف ایک آنسو جاری ہوکر رخسار تک آجائے تو اسے جنت نصیب ہوگی۔

اولاد فاطمہؑ کی یاد

قَالَ السَّجَّادُ عَلَیْهِ السَّلاٰمُ :اِنِّی لَمْ اَذْکُرْ مَصْرَعَ بَنِیْ فَاطِمَةَ اِلَّا خَنَقَتَنِیْ لِذٰلِکَ عَبْرَة .

(١٨)   امام سجاد علیہ السلام فرماتے ہیں :مجھے جب بھی اولاد فاطمہؑ کی شہادت یاد آتی ہے تو میری آنکھوں سے آنسوجاری ہوجاتے ہیں۔ اس میں تمام اہل بیتؑ کے غم میں آنسو بہانے کے لئے فرمایا گیا ہے، امام فرماتے ہیں اولاد فاطمہ میں سے مجھے جب کسی کی شہادت یاد آتی ہے تو میری آنکھوں سے آنسو جاری ہوجاتے ہیں، ہمارے لئے صرف کربلا کا غم نہیں بلکہ مولا علیؑ کو مسجد میں شہید کیا گیا اور امام حسن کو زہر دیا گیا، ہمارے ہر امام یا زہر سے یا تلوار سے شہیدہوئے۔

گھروں میں عزاداری برپا کرنا

قَالَ الْبَاقِرُ عَلَیْهِ السَّلاٰمُ :ثُمَّ لِیَنْدُبِ الْحسینؑ وَیَبْکِیْهِ وَیَاْمُرُ مَنْ فِیْ دَارِهِ بِالْبُکَاءِ عَلَیْهِ وَیُقِیْمُ فِیْ دَارِهِ مُصِیْبَتَهُ بِاظْهَارِ الْجَزَعِ عَلَیْهِ وَیَتَلاقُوْنَ بِالْبُکَاءِ بَعْضُهُمْ بَعْضاً فِیْ الْبُیُوْتِ وَلِیُعَزِّ بَعْضُهُمْ بَعْضاً بِمُصَابِ الْحسینؑ عَلَیَهِ السَّلاٰمُ .

(١٩)امام باقر علیہ السلام نے ان افراد کے لئے جو عاشورا کو امام حسینؑ کی زیارت نہیں کرسکتے،فرمایا: ہر شخص اپنے گھر امام حسینؑ پر نوحہ خوانی وعزاداری کرے اور اپنے اہل خانہ کو بھی ایسا ہی دستور دے اور گھر میں عزاداری کے مراسم برپا کرے اور ایک دوسرے کو تعزیت پیش کرے۔

شہداء کربلا کے لئے حضرت علیؑ کے آنسو

قَالَ الْبَاقِرُ عَلَيْهِ السَّلاٰمُ :مَرَّ عَلِيّ بِكَرْبَلاَ فِیْ اِثْنَيْنِ مِنْ اَصْحَابِهِ قَالَ :فَلَمَّا مَرَّ بِهَا تَرَقْرَقَتْ عَيْنَاهُ لِلْبُكَاءِ ثُمَّ قَالَ : هَذَا مَنَاخُ رِكَابِهِمْ وَهَذَا مُلْقَى رِحَالِهِمْ وَهَيْهُنَا تُهْرَاقُ دِمَاؤُهُم ،طُوْبٰى لَکِ مِنْ تُرْبَةٍ عَلَيْکِ تُهْرَاقُ دِمَاءُ الْاَحِبَّةِ .

(۲۰) امام باقرعلیه السلام فرماتے ہیں: حضرت علیؑ اپنے دو اصحاب کے ہمراہ کربلا سے گزرے اور جب کربلا کی سر زمین پر پہنچے تو آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے اور فرمانے لگے: اس سر زمین پر شہداء کی سواریاں رکیں گی اور اسی جگه ان کا خون بہایا جائے گا، اے زمین! تو کتنی خوش نصیب ہے که تیرے اوپر شہداء کا خون بہایا جائے گا۔

آنسو بہانے کا فائدہ

قَالَ الْبَاقِرُ عَلَيْهِ السَّلاٰمُ :مَا مِنْ رَجُلٍ ذَكَرَنَا اَوْ ذُكِرْنَا عِنْدَهُ يَخْرُجُ مِنْ عَيْنَيْهِ مَاءٌ وَلَوْ مِثْلَ جَنَاحِ الْبَعُوْضَةِ اِلَّا بَنَى اللهُ لَهُ بَيْتاً فِیْ الْجَنَّةِ وَجَعَلَ ذٰلِکَ الدَّمْعَ حِجَاباً بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ .

(۲۱) امام باقر علیه السلام فرماتے ہیں: جس شخص کے سامنے ہمارا ذکر کیا جائے اور اگر وہ مچھر کے پر کے برابر بھی آنسو بہائے تو خدا وند عالم اس کے بدلے جنت میں گھر عطا کرے گا اور یه آنسو انسان اور دوزخ کی آگ کے درمیان حائل ہونگے۔ جو شخص غم حسینؑ میں روئے یا رلائے یا رونے کی شکل بنائے اس پر جنت واجب ہے، اس حدیث میں امامؑ فرمارہے ہیں که اگر غم حسینؑ میں مچھر کے پر کے برابر بھی آنسو بہایا جائے تو اس کو کم نه سمجھو بلکه اس کی بھی بڑی قدر وقیمت ہے اور ایسے شخص کو بھی جنت نصیب ہوگی اس کے علاوہ غم حسینؑ میں بہنے والے آنسو دوزخ کی آگ سے ڈھال کا ہونگے۔

بیس سال گریه

قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلاٰمُ :بَكَى عَلِيُّ بْنُ الْحسينؑ عَلَيْهِ السَّلاٰمُ عِشْرِيْنَ سَنَة وَمَا وُضِعَ بَيْنَ يَدَيْهِ طَعَام اِلَّا بَكَى۔

(۲۲) امام صادق علیه السلام نے فرمایا :امام زین العابدین علیه السلام کربلا کی یاد میں بیس سال روئے اور جب بھی ان کے سامنے کھانا رکھا جاتا تو رونا شروع کردیتے تھے۔(روایت میں ملتا ہے که جب کوئی مومن پانی پیے تو امام حسینؑ کی پیاس کو ضرور یاد کرے) ۔

سوگواری کا طریقه

قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلاٰمُ :لَمَّا مَاتَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ وَعَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حَمَلَتْ عَيْنُ رَسُوْلِ اللهِ بِالدُّمُوْعِ ثُمَّ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللهُ وَعَلَيْهِ وَآلِهِ :تَدْمَعُ الْعَيْنُ وَيَحْزَنُ الْقَلْبُ وَلاَنَقُوْلُ مَا يُسْخِطُ الرَّبَّ وَاِنَّا بِکَ يَا اِبْرَاهِيمُ لَمَحْزُوْنُوْنَ

(۲۳)امام صادق علیه السلام فرماتے ہیں: جب رسول خداﷺکا بیٹا ابراہیم فوت ہوا تو آپﷺکی آنکھیں آنسو سے بھر آئیں اور پھر فرمایا:آنکھیں روئیں گی اور دل غمگین ہوگا اور خدا سے شکوہ نہیں کریں گے، اے ابراہیم! ہم تیرے سوگ میں غمگین ہیں۔(اس حدیث سے یه سبق ملتا ہے که رونا فطرتی عمل ہے کیونکه جب رسول خداﷺ کے بیٹے ابراہیم دنیا سے گئے تھے تو آپﷺرسول تھے لیکن بیٹے کے غم میں وہ بھی روئے)۔اگر رونا گناہ ہوتا تو حضرت حمزہؑ کے میت پر رسول خداﷺ نے عورتوں کو اکٹھا ہو کر نوحه کرنے کی اجازت

کیوں دی؟ خود آنحضرتؐ نے حکم دیا تھا کہ حضرت حمزہؑ کے لئے نوحہ خوانی کی جائے۔ اگر رونا جائز نہ ہوتا تو اللہ کے نبی یعقوبؑ اپنے بیٹے یوسفؑ کے بچھڑنے کے غم میں اتنا کیوں روتے کہ آنکھوں کی بینائی چلی گئی۔

اشکبار آنکھیں

قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلاٰمُ :مَنْ ذُكِرْنَا عِنْدَهُ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ حَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهُ عَلَى النَّارِ ۔

(٢٤)امام صادق علیہ السلام نے فرمایا :جس انسان کے سامنے ہمارا ذکر کیا جائے اور اس کی آنکھیں اشکبار ہو تو خدا وند عالم اس کے چہرے پر دوزخ کی آگ حرام کردے گا۔ (غم حسینؑ میں رونے والی آنکھ پر دوزخ کی آگ حرام ہے ۔ محرم کے مہینے میں تو صرف امام حسینؑ اور ان کے باوفا اصحاب کا نام سنتے ہی انسان کی آنکھوں سے آنسوؤں جاری ہوجاتے ہیں۔ روایت میں ملتا ہے کہ امام سجاد نے فرمایا کہ مسور کی دال کھایا کرو کیونکہ اس کے کھانے سے انسان میں آنسو پیدا ہوتے ہیں)۔

اہل بیتؑ کا ذکر

قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلاٰمُ :تَزَاوَرُوْا وَتَلاقُوْا وَتَذَاكَرُوْا وَاَحْيُوا اَمْرَنَا۔

(٢٥) امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: ایک دوسرے کی زیارت کیا کرو، ایک دوسرے کی ملاقات کو جائو، مذاکرہ کرتے رہو اور ہماری ولایت کو زندہ رکھو۔ اس حدیث میں تین اخلاقی نکات کی طرف اشارہ ہے۔١۔ مومنوں کو ایک دوسرے کا دیدار کرنا چاہئے تاکہ صلہ رحمی کا حق ادا ہو۔٢۔ ایک دوسرے کے ساتھ مصافحہ کرنا، ایک دوسرے کو تذکر دینا۔٣۔ ولایت اہلبیتؑ کو زندہ رکھنا، اسلام میں ہر مومن دوسرے مومن کا بھائی ہے، کیونکہ اہل بیت کاذکر عبادت ہے۔لہذا دینی بھائی کے بھی کچھ حقوق ہوتے ہیں جن میں ایک حق یہ ہے کہ اس کے گھر میں اس کی خیرو عافیت کی خبر لینی چاہیے۔

مجالس حسینؑ

قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلاٰمُ لِلْفُضَيْلِ :تَجْلِسُوْنَ وَتُحَدِّثُوْنَ ؟ فَقَالَ : نَعَمْ ،قَالَ : اِنَّ تِلْكَ الْمَجَالِسَ اُحِبُّهَا فَاَحْيُوْا اَمْرَنَا فَرَحِمَ اللّٰهُ مَنْ اَحْيٰى اَمْرَنَا

(٢٦) امام صادق علیہ السلام نے فضل سے پوچھا: کیا تم اکھٹے بیٹھ کر ایک دوسرے سے باتیں کرتے ہو؟ اس نے کہا: جی ہاں۔آپ نے فرمایا: میں ایسی مجالس پسند کرتا ہوں، ہماری امامت کو زندہ رکھو، خدا اس انسان پر رحم کرے جو ہمارے ذکر کو زندہ کرتا ہے ۔(اس حدیث میں یہ ملتا ہے کہ انسان مجالس حسینؑ میں ذکر اہل بیت کرے اور ان کے فضائل بیان کئے جائیں)۔

آنسو کی قدر و منزلت

قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلاٰم :۔۔۔۔ رَحِمَ اللّٰهُ دَمْعَتَكَ ،اَمَّا اِنَّكَ مِنَ الَّذِيْنَ يُعَدُّوَنَ مِنْ اَهْلِ الْجَزَعِ لَنَا وَالَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ لِفَرَحِنَا وَيَحْزَنُوْنَ

لِحُزْنِنَا ، اَمَّا اِنَّکَ سَتَرَی عِنْدَ مَوْتِکَ حُضُوْرَ آبَائِیْ لَکَ

(۲۷) امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: خدا تیرے آنسو کو تیرے لئے رحمت قرار دے۔ آگاہ رہو ! تم ان افراد میں سے ہے جو ہماری خوشی میں خوشحال اور ہمارے غم سے غمگین ہوتے ہیں، آگاہ رہو ! تم حالت احتضار میں اپنے سرہانے میرے بابا کو پائے گا۔ امام حسینؑ اور دوسرے اہل بیت کے غم میں رونے سے انسان رحمت خدا کا مستحق بن جاتا ہے۔ اور اس کے علاوہ ایک اہم نکتے کی طرف اشارہ ہے اور وہ یہ کہ قبر میں مولا تشریف لائیں گے۔

غمگین دل

قَالَ الصَّادِقُ عَلَیْهِ السَّلاٰم:اَللّٰهُمَّ ۔۔۔ وَارْحَمْ تِلْکَ الْاَعْیُنَ الَّتِیْ جَرَتْ دُمُوْعُهَا رَحْمَه لَنَا وَارْحَمْ تِلْکَ الْقُلُوْبَ الَّتِیْ جَزَعَتْ وَاحْتَرَقَتْ لَنَا وَارْحَمِ الَّصَرْخَةِ الَّتِیْ کَانَتْ لَنَا ۔

(۲۸)امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: اے خدا ! ہمارے غم میں آنسو بہانے والی آنکھوں پر رحم فرما، ان دلوں پر رحم فرما جو ہمارے غم غمگین ہوں۔ اور ہمارے لئے آہ وبکا کرنے والوں پر رحم فرما۔اس حدیث میں امامؑ اپنے ماننے والوں کے لئے دعا کر رہے ہیں کہ خدایا ! غم حسینؑ پر رونے والے لوگوں پر رحم فرما، ہمیں یہ فخر ہے کہ خود امامؑ ہمارے حق میں دعا فرمارہے ہیں اور امام کی دعا یقیناً قبول ہوتی ہے۔

شیعوں کی مظلومیت پر گریہ

قَالَ الصَّادِقُ عَلَیْهِ السَّلاٰم:مَنْ دَمِعَتْ عَیْنُهُ فِیْنَا دَمْعَهُ لِدَمٍ سُفِکَ لَنَا اَوْ حَقٍّ لَنَا نُقِصْنَاهُ عِرْضٍ اُنْتَهِکَ لَنَا اَوْ لِاَحْدٍ مِنْ شِیْعَتِنَا بَوَّأَهُ اللهُ تَعَالٰی بِهَا فِیْ الْجَنَّةِ حُقُباً

(۲۹) امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: جو آنکھ ہماری مظلومیت پر روئے یا ہمارا حق غصب ہونے پر روئے یا ہماری اور ہمارے اصحاب کی آبرو کی حرمت پر روئے تو خداوند عالم اسے ہمیشہ رہنے والی جنت میں داخل کرے گا۔(امام صادقؑ فرمارہے ہیں کہ جو آنکھ ہمارے غم اور ہمارا حق غصب ہونے پر روئے ،اسے جنت نصیب ہوگی صرف یہ نہیں بلکہ اگر ہمارے ماننے والوں پر ظلم ہو اور ان کی آبرو ریزی ہو تو اس پر افسوس کرے اور مومن کی مظلومیت کو اکھٹاذکر کیا ہے۔ امامؑ کو ہماری مظلومیت کا احساس بھی ہے)۔

بے حد ثواب

قَالَ الصَّادِقُ عَلَیْهِ السَّلاٰم:لِکُلِّ شَیْئٍ ثَوَاب اِلَّا الدَمْعَة فِیْنَا

(۳۰)امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: ہر چیز کا کچھ نہ کچھ ثواب ملتا ہے لیکن ہم پر بہائے گئے آنسو کا بے حساب ثواب ملے گا۔(بعض روایات میں اعمال کا ثواب معین بیان ہوا ہے لیکن امام حسینؑ اور ان کے باوفا اصحاب کے غم میں آنسو بہانا بے حد ثواب

رکھتا ہے)۔

کوثر اور اشک

قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلاٰم:مَامِنْ عَيْنٍ بَكَتْ لَنَا اِلَّا نُعِّمَتْ بَالنَّظْرِ اِلَى الْكَوْثَرِ وَسُقِيَتْ مِنْهُ ۔

(۳۱)امام صادق علیه السلام نے فرمایا: ہم پر رونے والی آنکھ کا اجر کوثر سے سیراب ہونا ہے۔(ہمیں یہ بھی فخر ہے کہ مولا علی کے ہاتھوں حوض کوثر سے سیراب ہوں گے، باپ ساقی کوثر ہیں تو بیٹے جنت کے سردار، ماں جنت کی عورتوں کی سردار اور نانا تمام انبیاء کے سردار)۔

آسمان کا گریہ

عَنْ الصَّادِقِ عَلَيْهِ السَّلاٰمُ :يَا زُرَارَةُ ! اِنَّ السّمَاءَ بَكَتْ عَلَى الْحسينؑ اَرْبَعِيْنَ صَبَاحاً

(۳۲)امام صادق علیه السلام نے فرمایا :اے زرارہ ! آسمان نےچالیس دن تک امام حسینؑ کے غم میں گریہ کیا ہے۔(امام جعفر صادقؑ فرمارہے ہیں کہ امام حسینؑ کے غم میں نہ صرف انسان روئے بلکہ دوسری مخلوق نے بھی گریہ کیا۔ آسمان نے امام حسینؑ اور آپ کے باوفا اصحاب کے غم میں چالیس دن تک گریہ کیا)۔

گریہ مطلوب

قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلاٰم:كُلُّ الْجَزَعِ وَالْبُكَاءِ مَكْرُوْه سِوَى الْجَزَعُ وَالْبُكَاءُ عَلَى الْحسينؑ

(۳۳) امام صادق علیه السلام فرماتے ہیں: مظلومیت امام حسینؑ کے علاوہ غیر کے لئے گریہ کرنا مکروہ ہے۔ (یعنی دنیا کی کسی چیز کے لئے یا کسی عزیز کےمرجانےپر ان کے لئے آہ وبکا اور رونا مکروہ ہے صرف امام حسینؑ کا غم ایسا غم ہے کہ جس پر رونے سے بہت اجر ملتا ہے۔ غم حسینؑ انبیاء کی

پیغمبر اکرمؐ کا شہیدوں پر گریہ

قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلاٰم:اِنَّ النَّبِيَّ لَمَّا جَائَتْهُ وَفَاةُ جَعْفَرِ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ وَزَيْدِبْنِ حَارِثَة كَانَ اِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ كَثُرَ بُكَائُهُ عَلَيْهِمَا جَدّاً وَيَقُوْلُ : كَانَا يُحَدِّثَانِىْ وَيُوْانِسَانِىْ فَذَهَبَا جَمِيْعاً

(۳٤)امام صادق علیه السلام نے فرمایا: جب جعفربن ابی طالبؑ و زید بن حارثؓ کی شہادت کی خبر رسول خداؐکو ملی تو اس کے بعد جب آپؐ گھر میں داخل ہوئے، گریہ کیا اور فرمایا: یہ دونوں شہید مجھ سے باتیں کرتے تھے اور میرے مونس تھے، لیکن دونوں دنیا سے چلے گئے ۔ (رونا فطری عمل ہے، خود رسول خداؐجناب زید بن حارثؓ اور جعفر بن ابی طالبؑ پر روئے اور انہیں بہترین کلمات سے یاد

کیا)۔

غمگین سانس پر تسبیح کا ثواب

قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلاٰم:نَفْسُ الْمَهْمُوْمِ لِظُلْمِنَا تَسْبِيْح وَهَمُّهُ لَنَا عِبَادَة وَكِتْمَانُ سِرِّنَا جِهَاد فِيْ سَبِيْلِ اللهِ ۔ ثُمَّ قَالَ اَبُوْ عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلاٰمُ :يَجِبُ اَنْ يُكْتَبَ هَذَا الْحَدِيْثُ بِالذَّهَب

(۳۵)امام صادق علیه السلام فرماتے ہیں: ہماری مظلومیت پر غمگین سانس لینا تسبیح شمار ہوتا ہے اور یه غم عبادت ہے، ہمارا راز چھپانا جہاد ہے، اسکے بعد امام صادق علیه السلام مزید فرماتے ہیں، یه حدیث سونے سے لکھنے کے قابل ہے۔ (یعنی اہل بیت کے غم میں آه بھرنا تسبیح اور ذکر شمار ہوتا ہے)۔

سوگوار فرشتے

قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلاٰم:اَرْبَعَة آلاَفِ مَلَكٍ عِنْدَ قَبْرِ الْحسينؑ عَلَيْهِ السَّلاٰمُ شُعْث غُبْر يَبْكُوْنَهُ اِلٰى يَومِ الْقِيَامَةِ

(۳٦)امام صادق علیه السلام نے فرمایا: چار ہزار غبار آلود فرشتے امام حسینؑ کی قبر کے قریب قیامت تک آپ پر روئیں گے۔(امام حسینؑ کے غم میں مومنین قیامت تک روئیں گے بلکه ہر حق و باطل میں تمیز رکھنے والا ہمیشه حق کی پیروی کرے گا)۔

امام حسینؑ علیه السلام پر گریه

قَالَ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلاٰمُ :يَا ابْنَ شَبِيْبٍ ! اِنْ كُنْتَ بَاكِياً لِشَيْءٍ فَابْکِ لِلْحسينؑ بْنِ عَلِيٍّ بْن اَبِيْ طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ فَاِنَّهُ ذُبِحَ كَمَا يُذْبَحُ الْكَبْشُ

(۳۷)امام رضا علیه السلام نے فرمایا: اے فرزند شبیب! اگر گریه کرنا چاہتے ہو تو امام حسینؑ پرگریه کرو کیونکه انھیں جانور کی طرح ذبح کیا گیا تھا۔(آج دنیا کے کونے کونے میں مجالس حسینؑ برپا ہو رہی ہیں یه ایک آفاقی معجزه ہے، جس طرح قرآن کی حفاظت خود خدا نے کی تاکه اس میں کوئی تحریف نه کرسکے اسی طرح ذکر اہل بیت بھی قیامت تک ہوتا رہے گا)۔اس حدیث میں امام حسینؑ کی عبرت ناک شہادت کی طرف اشاره ہے ۔ آپ کو اتنی بے دردی سے شہید کیا گیا جیسا که ایک جانور کو ذبح کیا جاتا ہے ۔

ائمه علیہم السلام کی یاد میں مجلس برپا کرنا

قَالَ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلاٰمُ :مَنْ جَلَسَ مَجْلِساً يُحْيِيْ فِيْهِ اَمْرُنَا لَمْ يَمُتْ قَلْبُهُ يَوْمَ تَمُوْتُ الْقُلُوْبُ

(۳۸)امام رضا علیه السلام نے فرمایا: جو شخص کسی مجلس میں بیٹھ کر ہمارے ذکر کو زنده کرے تو ایسا دل قیامت میں نہیں مرے گا جس دن تمام دل مرده ہوں گے۔

امام حسینؑ پر رونے کا ثواب

قَالَ الرِّضَا عَلَیْہِ السَّلاٰمُ :فَعَلَی مِثْلِ الْحسینؑ فَلْیَبْکِ الْبَاکُوْنَ فَاِنَّ الْبُکَاءَ عَلَیْہِ یَحُطّ الذُّنُوْبَ الْعِظَام۔

(۳۹)امام رضا علیه السلام نے فرمایا: گریه کرنے والوں کو حسینؑ جیسی شخصیت پر گریه کرنا چاہیے کیونکه آپ پر رونے سے بڑے گناہ معاف ہوتے ہیں۔(اس حدیث میں بھی امام حسینؑ پر رونے کی فضیلت بتائی گئی ہے امامؑ فرماتے ہیں: گریه کرنا ہو تو صرف حسینؑ بن علی پر گریه کرو کیونکه اس سے انسان کے گناہان کبیرہ معاف ہوتے ہیں)۔

آنسو باعث مغفرت

قَالَ الرِّضَا عَلَیْہِ السَّلاٰمُ :یَابْنَ شَبِیْبٍ ! اِنْ بَکَیْتَ عَلَی الْحسینؑ عَلَیْہِ السَّلَامُ حَتّیٰ تَصِیْرَ دُمُوْعُکَ عَلٰی خَدَّیْکَ غَفَرَ اللہُ لَکَ کُلَّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتَہُ صَغِیْراً کَانَ اَوْ کَبِیْراً قَلِیْلاً کَانَ اَوْ کَثِیْراً

(۴۰)امام رضا علیه السلام نے فرمایا: اے فرزند شبیب ! اگر تم امام حسینؑ پر اتنا گریه کرو که آنسو تیرے رخسار پر جاری ہو جائیں تو اس کے بدلے خدا وند عالم تمہارے گناہ معاف کردے گا چاہے وہ گناہ چھوٹے ہوں یا بڑے، کم ہوں یا زیادہ۔

اہل بیتؑ سے ہمدلی

قَالَ الرِّضَا عَلَیْہِ السَّلاٰمُ :اِنْ سَرَّکَ اَنْ تَکُوْنَ مَعَنَا فِیْ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰی مِنَ الْجِنَانِ فَاحْزَنْ لِحُزْنِنَا وَافْرَحْ لِفَرَحِنَا

(۴۱) امام رضا علیه السلام نے ریان بن شبیب سے فرمایا: اگر تم چاہتے ہوجنت میں ہمارے ساتھ درجه پاکر خوشحال رہو تو ہمارے غم پر غمگین رہو اور ہماری خوشی پر خوش رہو۔(عملی طور پر کسی امام معصوم کی وفات پر غم منائو اور ولادت پر خوشی کا اظہار کرو ۔ بنوامیه نے اپنے دور میں عاشورا کے دن عید منائی تاکه لوگ آہسته آہسته حسینؑ اور مظلومیت حسینؑ کو بھول جائیں لیکن اہل بیت کے ماننے والے ہر دور میں رہے ہیں اور انہوں نے حسینیؑت کو زندہ رکھاہے)۔

ماخذ:

(۱)۔جامع احادیث الشیعه ،ج۱۲،ص٥٥٦

(۲)۔زمینه های قیام امام حسینؑ ج ۲،ص ۱۸۱

(۳)۔بحارالانوار ،ج٤٤،ص ۲۸٤

(٤)۔امالی صدوق ،ص۱۱۱

(۵)ـبحارالانوار ، ج ٤٤، ص ٢٩٣ (٦)ـبحارالانوار ،ج ٧٩ ،ص ١٠٢ (٧)ـبحارالانوار ،ج ٤٦ ، ص ٢٢٠

(٨)ـبحارالانوار ،ج ٤٤ ،ص ٢٨٧

(٩)ـرجال شیخ طوسی ،ص ٢٨٩

(١٠)ـ وسائل الشیعه ،ج١٠،ص٤٦٧ (١١)ـوسائل الشیعه ،ج١٠،ص٤٦٩

(١٢)ـجامع احادیث الشیعه ،ج١٢، ص٥٦٧

(١٣)ـجامع احادیث الشیعه ،ج١٢، ص٥٦٧

(١٤)ـ غررالحکم ،ج١ـص٢٣٥

(١٥)ـبحارالانوار ،ج٤٤، ص ٢٧٩

(١٦)ـاحقاق الحق ،ج٥، ص٥٢٣

(١٧)ـینابیع الموده ،ص ٤٢٩

(١٨)ـبحارالانوار ،ج٤٦، ص ١٠٩

(١٩)ـکامل الزیارات ، ص ١٧٥

(٢٠)ـبحارالانوار ،ج ٤٤،ص ٢٥٨

(٢١)ـ الغدیر ،ج٢،ص٢٠٢

(٢٢)ـبحارالانوار ، ج٤٦،ص١٠٨

(٢٣)ـبحار الانوار ،ج ٢٢،ص ١٥٧

(٢٤) بحارالانوار ،٤٤ ،ص ٢٨٥

(٢٥) ـوسائل الشیعه ،ج ١٠، ص٣٩٢

(٢٦)بحارالانوار ،ج٧١، ص ٣٥٢

(٢٧)ـوسائل الشیعه ،ج١٠، ص٣٩٧ (٢٨)ـبحارالانوار ، ج٩٨،ص٨

(٢٩)ـامالی شیخ مفید ،ص ٧٥

(٣٠)ـجامع احادیث الشیعه ،ج ١٢ ،ص ٥٤٨

(٣١)ـجامع احادیث الشیعه ،ج ١٢،ص ٥٥٤

(٣٢)ـجامع احادیث الشیعه ،ج ١٢،ص ٥٥٢ (٣٣)ـبحارالانوار ،ج٥،ص٣١٣

(٣٤)ـمن لایحضره الفقیه ، ج١،ص١٧٧

(۳۵)ـامالی شیخ مفید ،ص ۳۳۸

(۳٦)ـ کامل الزیارات ، ص ۱۱۹

(۳۷)ـبحارالانوار ،ج ٤٤،ص ۲۸٦

(۳۸)ـ بحارالانوار ،ج ٤٤،ص ۲۷۸

(۳۹)ـبحارالانوار ،ج ٤٤،ص ۲۸٤

(٤٠)ـامالی صدوق، ص۱۱۲

(٤۱)ـجامع احادیث الشیعه ،ج۱۲،ص٥٤۹